Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ وقت آرہا ہے کہ یورپ کو اپنے مسائل کا حل نہیں ملے گا اس وقت میں کہوں گا کہ ان مسائل کا حل اسلام ہے۔

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا پریس کانفرنس سے خطاب

اردو روزنامہ جنگ لنڈن نے ۱۵ر اگست ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۴ر اگست ۱۹۸۰ء کی پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر دی ہے۔ اس کا ایک حصہ قارئین الفضل کی نذر ہے۔ اخبار لکھتا ہے۔

"انہوں نے کہا کہ اس وقت ڈیڑھ کروڑ احمدی ہیں۔ یورپ کے بارے میں خلیفہ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ یورپ میں صرف تباہ کن ہتھیاروں ہی کا ڈھیر نہیں لگ رہا بلکہ مسائل کا بھی ڈھیر لگ رہا ہے۔ اور میں اس دن کا منتظر ہوں۔ جب یورپ یہ کہہ اٹھے گا کہ اس سے اس کے مسائل حل نہیں ہو پاتے۔ اور اس وقت میں کہوں گا کہ ان مسائل کا حل اسلام ہے۔ پریس کانفرنس میں جو پریس منظر مواد تقسیم کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس وقت چالیس ملکوں میں ۱۳۵ فعال مشن ہیں۔ ہر احمدی اپنی آمد کا سولہ فیصد حصہ (سولہواں حصہ صحیح ہے ناقل) مرکزی فنڈ میں دیتا ہے۔ غیر ملکی مشن کا خرچہ ہر سال ساڑھے بائیس لاکھ پونڈ چھ سو مساجد، ہسپتالوں اور اسکولوں پر خرچ کرتا ہے۔ احمدی تحریک کے ۲۵ رسائل ہیں۔"

(روزنامہ جنگ لنڈن ۱۵ر اگست ۱۹۸۰ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

انوار قرآنی

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا میں انوار قرآنی اسلام کی پیاری تعلیم پہنچا دی جائے تاکہ سعید روحیں اس سے استفادہ کریں اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۷-۸-۹ر نومبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ خدام پھر پوری تیاری شروع کر دیں۔

(ناظم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہم اسی کی مدد چاہتے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL

RABWAH

ربوہ قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۸ شوال ۱۴۰۰ھ | ۹ تبوک ۱۳۵۹ہش | ۹ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۰۵

اخبار احمدیہ

- ربوہ، تبوک/ستمبر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ۴ ستمبر کو کینیڈا کے شہر ٹورانٹو پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ یہ اطلاع جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو لنڈن سے مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن نے ارسال کی ہے۔ حضور کی صحت کے بارے میں کل ۶ ستمبر کو امیر صاحب مقامی کی خدمت میں تازہ اطلاع کے مطابق طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں حضور کو خیریت سے رکھے اور اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور لمبی عمر سے نوازے آمین

- ربوہ ۵ ستمبر۔ آج بمعال نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ انہوں نے خطبہ کے دوران کتب حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے اغراض بعثت حضور پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حضور کی آمد بابرکت کا بڑا مقصد یہ تھا کہ تا لوگ قوت یقین میں ترقی کریں اور اپنے ایمانوں کو زندہ اور تازہ کریں۔ حضور کی بعثت کی دوسری غرض یہ تھی کہ وہ نوع انسان کو بتائیں کہ انسان خدا تعالےٰ سے کس طرح زندہ تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ حضور کی آمد کی تیسری غرض محترم مولانا صاحب نے یہ بتائی کہ حضور یہ چاہتے تھے کہ ان کی جماعت کے لوگ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے ایک نئے انسان بن جائیں۔ مولانا موصوف نے احباب کو تحریک کی کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے تازہ دورہ ممالک بیرون کے لئے پوری توجہ سے دعائیں کرتے رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ اس دورے کو کامیابی سے ہمکنار کرے آمین

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۲۸ شوال ۱۴۰۰ھ
۹ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبّت — سب کے لئے — !!

سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ۱۴ اگست کو جو پریس کانفرنس فرمائی اس کی خبر دیتے ہوئے لندن کے مشہور اخبار گارڈین نے حضور انور کی تصویر شائع کرکے اس کے نیچے ایک نہایت خوبصورت اور لطف و سرور کی ایک دنیا بسا دینے والا کیپشن لگایا ہے۔ اس تصویر کے نیچے جس میں حضور نے ہاتھ میں قرآن کریم بلند کر رکھا ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

مرزا ناصر احمد ..... "محبّت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں"

یہ ایک جملہ گویا حضور کے تمام ارشادات، خطابات، نصائح اور تعلیمات کے سمندر کو کوزے میں بند کر دینے کے مترادف ہے۔ یہ ایک جملہ احمدیت کی جملہ تعلیمات اور حضرت مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی اور ارشادات کا نچوڑ اور سرچشمہ ہے۔ یہ ہی وہ شیریں چشمہ ہے جس سے لذّت و سرور کے کئی چشمے پھوٹتے ہیں اور یہی اس طاقتور مقناطیس کا مرکزی نکتہ ہے جس کی کشش سے دنیا بھر کی سعید روحیں روز بروز حلقہ بگوشِ احمدیت ہو کر اللہ تعالےٰ کی توحید اور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ رہی ہیں۔ دنیا کے ہر فرد سے محبّت اور دنیا کے کسی بھی فرد سے نفرت نہ کرنا یہ اسلام کے وہ سنہری اصول ہیں جن کا جھنڈا سب سے پہلے عرب کے صحرا کے اس اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اٹھایا تھا اور دنیا بھر کو اپنی محبّت کے والہانہ تیروں سے گھائل کرکے ایک بہت بڑے رقبے کو اسلام کا والہ و شیدا بنا دیا تھا۔

اسلام محبّت کا مذہب ہے۔ سلامتی اور پیار کا مذہب ہے۔ یہ تشدد، انتقام اور لامتناہی سزاؤں کا نام نہیں ہے۔ اس کا ہر حکم محبت پر مبنی ہے۔ انسانی محبّت اجتماعی محبّت۔ غرضیکہ اس مذہب نے تو وطن کی محبت تک کو ایمان میں داخل کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ اس محبّت اور پیار کی داعی ہے اور اس جماعت کے سامنے اس کے بانی حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد ہمیشہ سے مشعلِ راہ ہے اور رہے گا۔ انشاء اللہ۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے:۔

"یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں..... یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں..... ایسی بے ہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو دراصل وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالےٰ نے دی ہے یعنی اِنَّ اللّٰہَ یأمر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۲۸۲)

کون آیا ہے کوئے جاناں سے؟

وہ قُربیں ہو تو کلفتیں کیسی
رنج کیسا مُصیبتیں کیسی

پائے نازک کو دیجئے الزام
راستے کی شکایتیں کیسی

عاشقی راہ بھی ہے منزل بھی
عاشقی سے فراغتیں کیسی

کون آیا ہے کوئے جاناں سے؟
یہ فضائیں ہیں نکہتیں کیسی؟

جب سبھی کچھ عیاں ہے آنکھوں سے
پھر زباں سے وضاحتیں کیسی

اُس کی بخشش ہے پاکیٔ داماں
وہ نہ بخشے تو عفّتیں کیسی

کیا کہوں خواہشوں کے جنگل میں
خیمہ زن ہیں ندامتیں کیسی

دیدۂ حق میں کوئی غیر نہیں
آؤ، آؤ اجازتیں کیسی

تُم مبشّر خُدا کی بات کرو
ماسوا کی حکایتیں کیسی

(مبشّر احمد راجیکی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ حدیث اور بعض اشکال کا حل

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

مقامِ حدیث :-

حدیث کے بارہ میں دو گروہ افراط اور تفریط کا شکار ہوئے۔ ایک گروہ نے اس کے مقام کو گرانے کی کوشش کی تو دوسرے نے اسے قرآن پر حاکم قرار دیا۔ حدیث کا انکار کرنے والوں نے ان کی صحت کے لئے کبھی اپنی عقل کو معیار قرار دیا۔ اپنے مسلک کی تشریح اور بیان میں بسا اوقات اُن کے ہاتھ سے احتیاط کا دامن بھی چھوٹا۔ لیکن اسلام کا طریق اعتدال کا طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو اُمَّةً وَّسَطًا کہہ کر یہ بتلایا کہ ہمیں انتہا پسندی کی بجائے توازن کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت متاعِ ایمان ہے۔ آیت قرآنیہ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران آیت)

کہ اے رسول لوگوں کو کہدے کہ اگر تم اپنے پروردگار سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور حدیثِ رسول ہے۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(بخاری کتاب الایمان)

کہ تم اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ اپنے مال، باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرو۔

اس محبت میں بھی ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ احتیاط، ضبط اور توازن برقرار رہے اور مقام و حیثیتِ رسولؐ مجروح نہ ہو۔ ہماری زبان سے جو کلمہ بھی نکلے وہ توحید اور رسالت کے منافی نہ ہو۔ ہمارا کوئی بیان استخفافِ رسولؐ کا مظہر نہ ہو جائے۔

ہدایت کے ذرائع :-

امتِ مسلمہ کی ہدایت کے تین ذرائع ہیں ان میں سے اوّلیت اور افضلیت قرآن مجید کو ہے کہ اس کا ہر لفظ خدائے علیم و خبیر کی وحی ہے جس کی حفاظت کا وعدہ خدائے قدیر نے کیا۔ فرمایا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

الحجرات آیت ۱۰

کہ ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:-

اِنَّا عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ (قیامت آیت ۱۸)

کہ اس قرآن کو جمع کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے اور لوگوں کو سنانا بھی۔

اور تاریخ اسلام شاہد ہے کہ باوجود مصائب اور فتنہ کی آندھیوں کے خدا کا یہ کلام ہر قسم کی لفظی دستبرد سے محفوظ ہے اور الفاظ کی حفاظت معنوی حفاظت کی ضامن ہوتی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت یعنی فعلی روش یا سلسلہ تعامل ہے۔ کہ خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے اپنے منصب کی وجہ سے خدا کے قول کو عملی جامہ پہنا کر امت کی راہنمائی فرمائی۔ آپؐ کا ارشاد بھی ہے۔

اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ۔

کتاب اللہ اور سنت کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم بھی فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

اور تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کہ خدا کا پیغمبرؐ اس کے پیغام کا شارح بھی تھا۔ خدائی احکام کی تبیین اور تشریح اس کے دینی فرائض میں سے ہے فرمایا:-

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ۔

(النحل آیت ۴۵)

کہ ہم نے قرآن مجید اس لئے نازل کیا ہے تا جو ان کی طرف اتارا گیا ہے تو اس کی وضاحت کردے اور واضح کردے کہ احکام الٰہی کی تشریح پیغمبر وحی خفی کی بناء پر ہی کرتے ہیں۔ فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

(النجم آیت ۴)

کہ یہ رسول اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ خدا کی وحی کی بناء پر ہی لب کشائی کرتے ہیں۔

؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

لیکن یہ بھی درست ہے کہ آپ کی زبان فیض ترجمان سے شریعت کی تشریح کے علاوہ نجی گفتگو بھی سرزد ہوتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس محبت کی وجہ سے جو آپ کو خدا کے برگزیدہ رسولؐ سے تھی۔ آپؐ کی ہر بات کو محفوظ کیا۔ انہوں نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کیا لیکن مرورِ زمانہ کی وجہ سے مختلف سینوں میں منتقل ہوتے وقت ذہنی استعداد میں اختلاف کی وجہ سے اس مفہوم میں کبھی اختلاف بھی ہو گیا بعض اوقات سیاق و سباق کلام سے الگ کرنے کی وجہ سے مفہوم میں فرق آگیا۔ اس مشکل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے یہ اصول سلامت روی کا ضامن تھا کہ جو حدیث قرآن کے مطابق ہو اسے قبول کیا جائے لیکن جو قرآن کے معارض ہو اسے ردّ کر دیا جائے۔ لیکن احتیاط اور ادب کا تقاضا ہے۔ کہ اس بارہ میں عجلت نہ کی جائے۔ گہرے غور و فکر اور مطالعہ کے بعد زبان کو کھولا جائے۔ اہل علم نے تباین اور تناقض کو دور کرنے کے لئے کچھ اصول مقرر کئے ہیں۔ تناقض کے اثبات کے لئے بھی کچھ شرائط بیان کی ہیں صاحبِ مرقاۃ لکھتے ہیں:-

وَرَتَنَاقُضُ ثُبُوْتٌ وَّحْدَتُ شَرْطٍ وَّحْدَتِ مَوْضُوْعٍ وَّمَحْمُوْلٍ وَّمَكَانٍ وَّحْدَتِ شَرْطٍ وَّاِضَافَتٍ جُزْءٍ وَّكُلٍّ قُوَّتٍ وَّفِعْلٍ اَىْ تَنَاقُضُ دَرْ آخِرِ زَمَانٍ کہ دو قضیوں میں تناقض اس وقت متحقق ہوگا جب اُن آٹھ چیزوں میں اتحاد ہو۔ مثلاً ایک شخص کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اسٹیشن پر موجود تھا اور دوسرے لمحہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ گھر پر موجود نہ تھا تو اس میں کوئی تناقض نہیں کہ اس کی موجودگی یا عدم موجودگی کا تعلق ایک مکان سے نہیں دو مختلف جگہوں سے ہے ایک میں وہ موجود تھا اور دوسری میں موجود نہیں تھا اس لئے یہ تناقض نہیں ہے یا یہ کہا جائے کہ زید بکر کا باپ ہے زید خالد کا باپ نہیں تو اسے تناقض نہیں کہا جائے گا۔ کہ دونوں قضیوں میں اضافت ایک نہیں۔

تناقض ثابت کرنے والوں نے تو قرآن کی پانچ سو سے لے کر پانچ آیات میں تناقض قرار دیئے ہوئے انہیں ناسخ و منسوخ قرار دے دیا اسی طرح احادیث کو تناقض قرار دیتے ہوئے انہوں نے بعض احادیث کو رد کیا اصولیین اور شارحین حدیث نے اس کے حل کے لئے اصول و قواعد وضع کئے اور بظاہر مختلف نظر آنے والی احادیث کے درمیان تطبیق دی۔

ہم کسی کی نیت پر فتویٰ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگاتے کہ بعض نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام کا تقاضا یہ ہے کہ فلاں قول کو آپ کی طرف منسوب نہ کیا جائے لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ اس بارہ میں انہوں نے پوری احتیاط نہیں کی۔ ادب کا طریق یہ ہے کہ خدا کے رسولؐ کے کسی فعل کے رد میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے ایسا نہ ہو کہ ہم عدم فہم یا جلد بازی سے کسی قول کو رد کرنے والے ہوں۔ اس بحر کے شناور ماموریزمان فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اس کی تطبیق کے لئے فکر کرو شاید وہ تمہاری ہی غلطی ہو"

(کشتی نوح)

حدیث کے بارہ میں دونوں مکاتب فکر میں فاضلہ کرتے ہوئے آپ نے ایک نہایت لطیف اور اہم تصنیف "ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی" بھی تحریر فرمائی جو دونوں کے مؤقف پر ایک بصیرت افروز اور فیصلہ کن تجزیہ ہے

اس وقت ہمارے سامنے مردان پاکستان کے ایک علمی دوست کا مقالہ ہے جس کے عنوان کا ترجمہ ہے۔ "چند اختلاف عقل احادیث" مقالہ کے آغاز میں انہوں نے اس امر کا شکوہ کیا ہے کہ طلاق کے بارہ میں ان کے ایک مقالہ کی وجہ سے علماء نے انہیں کافر اور نہ جانے کیا کچھ کہا ہے اس پر انہوں نے طبعاً اپنے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے اور چند مزید احادیث میں اشکال پیدا کئے۔ فتاویٰ تکفیر ان کا اور ان کے ملک کے علماء کا معاملہ ہے۔ ہم تو ان کے پیش کردہ اشکال کا حل پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ لیکن میں ان سے یہ عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ کہ یہ عنوان قائم کر کے اور اپنی اس کوشش سے انہوں نے اسلام یا بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی خدمت کی ہے؟ ان کی اس خدمت سے کون غیر مسلم اسلام کے قریب ہوا؟۔

واقعہ اسراء یا معراج:۔

حدیث اسراء یا معراج کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے انہوں نے مسلم اور اس کی شرح فتح الملہم کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت انسؓ کی حدیث پیش کی ہے۔ اس حدیث پر انہیں تین اعتراض ہیں۔ ایک یہ کہ واقعہ معراج کے وقت حضرت انسؓ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ دوسرے یہ کہ جبرائیل نے عمل جراحت دل کے ذریعہ ایک حصہ کو نکالا کہ دل کا یہ حصہ شیطانی خیالات کا مرکز تھا۔ سوم یہ کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے سینہ پر زخم کا یہ نشان وفات تک قائم رہا جسے میں نے بھی دیکھا۔

مسلم اس باب میں متعدد احادیث لائے ہیں۔ بعض مختصر اور بعض قدرے مفصل لیکن سوائے اس قول کے جسے حضرت انسؓ نے نہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے نہ انہوں نے کسی دوسرے صحابی کے واسطہ سے اسے بیان کیا۔ مزید برآں باب کی کسی حدیث میں سینے کے زخم کے نشان اور دل کے اس حصہ کو باہر نکالنے کا ذکر نہیں نہ بخاری میں ان دونوں باتوں کا ذکر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قول کو نقل نہ کرے تو اسے موقوف کہتے ہیں۔ پس جب معترض کے نزدیک حضرت انسؓ اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے وہ اس واقعہ کے چشم دید گواہ نہیں نہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابیؓ سے یہ سنا۔ جب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں تو یہ فتویٰ کیسے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث خلاف عقل ہے۔ یہ قول رسولؐ نہیں۔ فعل رسولؐ نہیں۔ تقریر رسولؐ نہیں۔ بلکہ صحابیؓ کا قول ہے جس کا درجہ مرفوع متصل حدیث کا نہیں۔

دوسرا امر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اس باب میں متعدد احادیث اس واقعہ کے متعلق ہیں ان میں یہ دونوں فقرے موجود نہیں اس لئے زیادتی الفاظ کو رد کیا جائے گا کہ وہ ثقہ راویوں کے بیان کے خلاف ہے

تیسرا امر یہ ہے کہ اس باب میں مالک بن صعصعہ اپنی قوم کے ایک وفد سے یہ روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدیث کو وہ شروع ہی ان الفاظ سے کرتے ہیں:

بین انا عند البیت بین النائم والیقظان

کہ میں حطیم کعبہ کے پاس نیند اور بیداری کی حالت میں تھا تو معلوم ہوا کہ یہ واقعہ کشفی ہے۔ یہ رؤیا ہے اور رؤیا میں دل کو زمزم کے پانی سے سونے کے برتن میں دھونے کا یہی مفہوم ہے کہ اللہ نے قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پاک صاف کیا ہے۔ سینہ کو ایمان و حکمت سے لبریز کیا جانے کا مفہوم ایمان اور خیر کثیر کا دیا جانا ہے۔ کشف اور رؤیا کی حیثیت معلوم کرنے کے لئے علم تعبیر رؤیا کا جاننا ضروری ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے قلم کے چلنے کی آواز سننے اور جنت ہو جانے سے کیا مراد ہے یہ سب امور آپ اسراء اور معراج میں ملاحظہ فرمالیں۔

چوتھا قابل غور امر یہ ہے کہ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں کیفیۃ فرضیۃ الصلوٰۃ فی الاسراء میں بیان کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ نہیں جن پر معترض کو اعتراض ہے اور بخاری کے بارہ میں کہا گیا ہے اصح الکتب بعد کتاب اللہ۔

کہ صحت کے لحاظ سے حدیث کی کتب میں سب سے بلند مرتبہ اس کتاب کا ہے پس یہ الفاظ جن کی معترض نے نشاندہی کی ہے اس کتاب میں نہیں جس کے متون سب سے زیادہ محتاط اور احادیث پر غائر نظر رکھتے تھے تو اعتراض رفع ہو گیا کہ حضرت انسؓ کا قول ہے جس کی تائید دوسری روایت سے نہیں ہوتی جو اس کتاب میں منقول ہیں اور نہ بخاری سے اس کی تائید ہوتی ہے بلکہ ان کا اسے بیان نہ کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں اور جب وہ حدیث صحیح نہیں تو یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ "احادیث کی خلاف عقل باتیں"

ان کے پیش کردہ اشکال کا حل حدیث میں موجود ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اعتراض تلاش کرنے کی بجائے اس کے حل کو تلاش کیا جائے۔ توجیہہ اور تاویل تلاش کی جائے۔

معترض نے اس امر کو بھی جائے اعتراض قرار دیا ہے کہ تمام قسم کے احساسات، خیالات، تصورات کا مرکز و ماخذ ہوتا ہے۔ دل برائی یا نیکی کا منبع نہیں۔ اس بارہ میں معترض کے خیالات سے اتفاق کرنا مشکل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی تو یہ فرماتے ہیں کہ انسانی جسد میں گوشت کے دو ٹکڑے ہیں اگر وہ صحیح ہو جائیں تو سارا جسم صحیح ہے اگر ان میں کوئی بگاڑ آجائے تو سارے جسم میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے (بخاری کتاب الایمان) اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے یہ کہہ کر کہ شیطان انسانی خون کے ساتھ اس کے اندر رواں دواں ہے۔ بتا دیا کہ دل نیکی اور بدی کا منبع اور محرک ہے۔ کیا معترض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکی اور بدی کی اس تعریف سے بھی اتفاق نہیں کہ گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور کیا انہیں قرآن پاک کی ان آیات سے بھی اتفاق نہیں کہ

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ۔

(یوسف آیت ۵۴)

کیا یہاں نفس سے مراد انسانی دماغ ہے۔ قرآن مجید کی یہ آیت بھی معترض کے نظریہ کی تردید کرتی ہے

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ

(النحل آیت ۱۰۷)

کہ جس پر جبر کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان پر قائم ہے۔

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ

(التغابن آیت ۱۲)

جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کا ہی دل ہدایت پاتا ہے۔

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ۔

(الحج آیت ۳۳)

إِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا (الانفال آیت ۷۱)

فَيَعْلَمُ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ۔ (مائدہ آیت ۵۳)

یہ آیات بتلاتی ہیں کہ نیکی و بدی کا مصدر اور منبع انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظاہرِ قدرتِ ثانیہ

(عبدالرؤف لودھی صاحب (کوئٹہ)

مقامِ خلافت کے ضمن میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں "آیت یَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے۔ جب اصلاحِ عالم کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے"

اور یہ عین مطابق قرآن ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے۔ "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً"۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی سنت چلی آرہی ہے کہ ہدایت کے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے وہی انبیاء کو اپنی وحی کے ذریعہ مامور فرماتا ہے اور جب انبیاء اپنی طبعی عمر پوری کر چکنے پر اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں تو خلافت کے سلسلہ کو قائم فرمایا جاتا ہے اگرچہ بظاہر تو یوں دکھائی دیتا ہے کہ جیسے نبی کی وفات کے بعد انتخابِ خلیفہ کچھ افراد کے اجتماعی فیصلہ کی بنا پر ہوا۔ لیکن درصورتِ پر وہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کام کر چکی ہوتی ہے اسے ایسا ہی سمجھ لیں جیسا کہ سورۃ الانفال میں آتا ہے کہ "مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی"۔ یعنی جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے موقعہ پر مٹھی میں کنکر لے کر دشمن فوج کی جانب پھینکے تو پانسہ ہی پلٹ گیا۔ مسلمان جو دشمن کے بالمقابل بظاہر کم تر حالات میں تھے اپنے سے تین گنا مسلح لشکر پر غالب آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ وہ کنکر یوں کی مٹھی جو تو نے پھینکی تھی وہ دراصل تو نے نہیں ہم نے پھینکی تھی اسی طرح کسان بھی بظاہر زمین میں بیج اپنے انسانی ہاتھوں سے ڈالتا اور بوتا ہے لیکن اس بیج کو بار آور کرنا اسی ذاتِ باری تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہوتا ہے بعینہٖ خلفاء کا جو انتخاب ہوتا ہے وہ مومنوں کے دلوں میں القاء کے سبب ہی ہوتا ہے کہ فلاں خلافت کا اہل ہے اسے ہی انتخاب کیا جائے یعنی اگرچہ خلیفہ کا تقرر انسانوں کے انتخاب سے ہوتا ہے لیکن اس تقرر میں دراصل دخل اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو تاکیداً فرمایا کہ "علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین" کہ تم پر جہاں میری سنت کے مطابق عمل کرنا واجب ہے وہاں میرے خلفاء جو مجھ سے ہی ہدایت یافتہ ہونگے کی سنت پر عمل کرنا تم پر لازم ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اپنی حکومت یا دنیاوی فضیلت کو خلافت کا نام دینا چاہا یا اپنے آپ کو خلیفہ منوانا چاہا انہیں اپنے کاروبار میں کچھ استحکام نہ ملا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کے لئے یہ اعلان فرمایا کہ:-

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ"

(سورۃ النور)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے مومنوں اور صالح اعمال والوں سے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ انہیں ضرور اسی زمین پر خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ ان سے پہلوں کو بنایا۔ اسی فرمانِ الٰہی میں بھی اسی بات کی وضاحت ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا ہی کام ہے اور خلافت کے منصب کو امتِ مسلمہ میں بھی وہ خود ہی قائم کرے گا۔ پھر خلفاء کے تقرر کی غرض بھی یوں بیان فرمائی کہ:-

"لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا"

یعنی ان خلفاء کے ذریعہ دین کو مضبوط بنایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیتا ہے اور یہ حقیقت دینِ اسلام کی ابتداء ہی میں ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال پہ اجتماع ہوا، وہاں مشورے بھی ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب بھی خلافت کے منصب کے لئے ہو گیا اور تمام امتِ مسلمہ میں اس بات پہ اتفاق ہے کہ آیت یَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے مصداق سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی "الوصیت" میں بتایا کہ:-

"تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔

وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے"

الغرض۔ خود حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی یہ اعلان کیا کہ:-

"قد استخلف اللّٰه علیکم"

یعنی خدا نے ہی مجھے تم پر خلیفہ مقرر فرمایا۔ اور یہ نہیں کہا کہ مجھے لوگوں نے خلیفہ مقرر کر کے احسان کیا ہے

(بحوالہ تاریخ عمر بن الخطاب)

اسی طرح طبری کی جلد ۵ میں ہے کہ جب باغیانِ خلافت کے منصب کو چھوڑ دیں تو انہوں نے یہ کہا کہ "ما کنت لاخلع سربالا سربلنیہ اللّٰه تعالیٰ عزوجل" یعنی اس خلافت کی ردا کو کیسے ترک کر دوں جو مجھے خدائے عزوجل نے پہنائی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنے خطرناک حالات میں تو حضرت عثمان غنیؓ کی جان کا خطرہ ہی تھا تو ایسے میں وہ اتنی تحدی کے ساتھ یہ الفاظ کیوں کہتے۔ کہ جو چادر (خلافت کی) اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہوئی ہے میں ہرگز اس سے الگ نہیں ہوں گا۔

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ نے یوں بھی وضاحت کی ہے کہ:-

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

(الوصیت)

اور نہایت لطیف بات یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں دائمی خلافت کی خبر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ "الوصیت" ان الفاظ میں دی ہے کہ:-

"جیسے موسیٰ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت نہ کسی شکل میں ہزار دو سال تک قائم رہی اسی طرح گو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت محمدیہ تو اتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیح محمدیؐ کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معیّن عرصہ تک چلتی چلی جائے گی"

جہاں تک مسیح محمدیؐ کی خلافت کا تعلق ہے۔ یہ تو ۱۹۰۸ء سے لے کر آج تک ثابت ہو چکا ہے کہ اسی سلسلہ میں (بیسیوں مصائب اور رخنے ہونے کے باوجود) استحکام ہی استحکام آیا اور یہ استحکام انسانی کاوشوں کا مرہونِ منت بھی نہیں رہا۔ اس کی بے شمار مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک کا ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے جملہ اراکینِ انجمن کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف سے تمام بیرونی جماعتوں کی اطلاع کے لئے جو بیان جاری کیا اس کے حسب ذیل چند فقرے بطور ملاحظہ ہوں ۔۔۔ کہ

"حضور کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود میرا اجانت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں جبر حق اور بس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نورالدین سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

صرف یہی نہیں بلکہ جناب خواجہ صاحب نے اسی بیان میں یہ بھی لکھا کہ ۔

"کل حاضرین نے حضور کی تعداد اربعہ دی گئی ہے بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

مزید برآں انہوں نے اپنے ایک لیکچر "اندرونی اختلافات سلسلہ کے اسباب" کے صفحہ ۹۹ کے مطابق بعد میں یہ بھی تسلیم کیا کہ "جب میں نے بیعت ارشاد کی ..... یہ بھی کہا کہ میں آپ کا حکم بھی مانوں گا اور آنے والے خلیفوں کا حکم بھی مانوں گا۔"

اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے "الوصیت" کے ذریعہ ہی سلسلہ ... کو تمام افراد کو بتا دیا تھا کہ

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے (حضورؑ نے الہام الٰہی سے اپنی وفات کی خبر سے جماعت کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ ناقل) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

تو دنیا نے دیکھا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا تھا ویسے ہی حضرت مسیح موعود کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت حکیم نورالدین کو خلافت کے مقام پہ کھڑا کر کے قدرتِ ثانیہ کا نمونہ بھی دکھا دیا اور اس کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا جنہوں نے بعد میں اختلاف کی راہیں پیدا کرنے کی کوششیں کیں۔ لیکن بجینہٖ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نورالدین کو بھی بار بار یہ کہنا پڑا کہ ۔۔۔

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدمؑ کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔"

(بدر ۱۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر لاہور میں اسی تقریر کے دوران یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔"

الغرض اسی قسم کی نصائح۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی کیں اور بار بار لیں اور انہوں نے ۱۹۲۷ء میں ۲۱ اکتوبر کے ایک مکتوب میں یہاں تک فرما دیا کہ ۔

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزا و سزا ہے اور ذلت و عزت ہے کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں اور جو لوگ میرے مقابل پہ کھڑے ہیں اور مجھ سے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہیں وہ اس کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اگر میں اس امر میں دھوکے سے کام لیتا ہوں تو اے خدا! تو اپنے نشان کے ساتھ صداقت کا اظہار فرما اور خدائے ذوالجلال کی قدرت کہ یہ امر واقعہ ہے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی اللہ تعالیٰ نے نمایاں تائید و نصرت فرمائی اور آپ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا نظام قائم کرا دیا اور کسی پہلو سے بھی ان کے مشن کو ناکامی و نامرادی نہ ہوئی۔ اگرچہ دوسروں کا انجام اس کے برعکس ہوتا رہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھتیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ابھی سے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دیں۔ قائدین کرام مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد کا تربیتی پروگرام

فیصل آباد شہر کے تمام حلقوں میں تربیتی اجلاس منعقد ہو رہے ہیں اور یہ پروگرام ۱۲ ستمبر تک جاری رہے گا۔ ۱۲ ستمبر کو صبح ۶½ تا دس بجے تک حلقہ سمن آباد میں کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔ جس میں دوڑ رسہ کشی، فٹ بال اور سائیکل ریس ہوگی۔ خدام و اطفال شریک ہونگے گیارہ بجے مسجد فضل میں خدام و اطفال کے درمیان تقریری مقابلے ہوں گے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

ہفتہ تربیت و یک روزہ مقامی اجتماع ۶ ستمبر تا ۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء

پروگرام کے مطابق تمام حلقوں میں تربیتی اجلاسات منعقد ہونگے جن میں قرآن تعلیم۔ اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم، تربیتِ اولاد، اطاعت، خدام کی ذمہ داریاں، صد سالہ جوبلی سکیم، تعلیمی پالیسی، صبر و استقلال، مقامِ خلافت اور خدمتِ خلق کے موضوعات پہ تقاریر ہوں گی۔ تمام احباب سے گذارش ہے کہ وہ پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔

پروگرام اجلاسات

تاریخ و دن	وقت	حلقہ
۶ ستمبر بروز ہفتہ	بعد از نماز عشاء	مسلم پارک
۸ " " پیر	" " فجر	جھال
۹ " " منگل	" " عشاء	بٹالہ کالونی
۱۰ " " بدھ	" " مغرب	سمن آباد
۱۱ " " جمعرات	" " فجر	عبداللہ پور
۱۲ " " جمعہ	" " "	پیپلز کالونی

نماز جمعہ کے بعد نائب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع فیصل آباد خطاب فرمائیں گے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اجلاس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو کر رونق کو دوبالا کریں۔ زعماء حلقہ جات اور ناظمین عاملہ کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ والدین اپنے بچوں کو ہمراہ لے کر تشریف لائیں۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ سے بھی شرکت کی درخواست ہے۔

(ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر غلام اللہ خان صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر بیالوجیکل سائنسز فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور وفیلو پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کی اہلیہ محترمہ رفیقہ خانم صاحبہ ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء (مطابق ۱۳ شوال) بوقت ایک بجے شب ۶۔ ہاوٹل ٹاؤن لاہور میں بعمر ۶۴ سال وفات پاگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی دن مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز مغرب محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ دو سال سے انتڑیوں کے کینسر میں مبتلا تھیں۔ اگست ۱۹۷۹ء میں علاج کی غرض سے اپنے بیٹے عزیزم چوہدری حبیب اللہ خان صاحب انجینئر کینیڈا کے پاس تشریف لے گئیں۔ ۱۰ اگست کو انتڑیوں کا کچھ حصہ کاٹ کر نکال دیا گیا جس کے نتیجہ میں کچھ دیر آرام رہا لیکن بیماری پھر لوٹ کر آئی اگست ۱۹۸۰ء میں ان کی حالت تشویش ناک ہوگئی ان کی خواہش کے مطابق انہیں پاکستان لایا گیا۔ ۲۱ اگست کو باوجود نازک حالت کے بخیریت پاکستان پہنچ گئیں لیکن چار دن کے بعد حقیقی بلاوا آگیا اور آپ اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

مرحومہ نیک فطرت، پابند صوم وصلوٰۃ تھیں اور کوشش کر کے نماز تہجد بھی ادا کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے اکلوتے بیٹے عزیزم حبیب اللہ خان حال کینیڈا کے علاوہ چار بیٹیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ بشریٰ اعجاز بیگم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر دفی پیک کینیڈا
۲۔ رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری نورالدین صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن لاہور
۳۔ ریحانہ منور زوجہ میجر منور احمد خان
۴۔ عزیزہ لبنیٰ نصرت زوجہ چوہدری ادریس احمد خان آف اوکاڑہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(میجر عبدالقادر خان صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی بڑی ہمشیرہ نصرت بیگم صاحبہ شدید بیمار ہیں دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

(محمد رفیق عالم چک ۱۹۶ مراد ضلع بہاولنگر)

(۲) آپا نصیر احمد خان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور آج کل بغرض علاج یورپ گئے ہوئے ہیں۔ احباب ان دونوں کی کامل وعاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں

(حکیم حافظ غلام محمد صدر جماعت احمدیہ چک ۶۵ ڈاکخانہ سہجیا (SAHJA) تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان)

(۳) مکرم بہادر چوہدری غلام باری صاحب باجوہ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے عزیز مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ نے پیٹ کا اپریشن کروایا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے اب کمزوری باقی ہے قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت بخشے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے بابرکت طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اجتماعی وقار عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے ماہ مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور کی طرف سے احمدیہ مسجد (کلاڈنہ) مرتبی میں اجتماعی وقار عمل کا پروگرام بنایا گیا اس کے لئے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب قائد مجلس نے وہاں پر تمام حالات کا جائزہ لیا۔ بعد ازاں مجلس عاملہ نے وقار عمل کے لئے متفقہ طور پر منظوری دی۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق دس خدام پر مشتمل قافلہ مری کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں پر دو دن متواتر یعنی کل ۲۴ چوبیس گھنٹہ وقار عمل کر کے تمام مسجد کی سفیدی کی گئی۔ دروازوں اور کھڑکیوں کو رنگ کیا گیا چونکہ ہماری یہ احمدیہ مسجد ایک پہاڑی مقام پر واقع ہے۔ اس لئے نمازیوں کو اوپر جانے کے لئے ناہموار راستہ کی وجہ سے کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا مکرم قائد صاحب مجلس کی زیر ہدایت یہ تمام راستہ ہموار کیا گیا۔ بڑے بڑے پتھروں کو راستہ سے ہٹایا گیا۔ راستہ کو پہاڑی مقام سے کاٹ کر چوڑا کیا گیا۔ اس تمام کام کا خرچہ یعنی رنگ و روغن مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور نے برداشت کیا۔

آخر میں قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے ثمرات برآمد کرے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور راولپنڈی)

مجلس انصاراللہ کا سالانہ بجٹ

مجلس انصاراللہ کے موجودہ سال کے آٹھ ماہ اختتام پذیر ہونے والے ہیں اور صرف چار ماہ باقی ہیں۔ تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ مجلس کے چندوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں اور کوشش فرمائیں کہ مجلس کے سالانہ اجتماع تک جو اکتوبر کے آخر میں ہو رہا ہے ان کا سالانہ بجٹ پورا ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین کرام متوجہ ہوں

مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ بعد میں پہنچنے والی تجاویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سپاس تعزیت

۱۳ جولائی کو میرا لڑکا عزیز مبشر احمد بجلی کی کرنٹ لگنے سے بعمر پونے انتیس سال وفات پاگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سلسلہ سے والہانہ محبت رکھنے والا تھا۔ اس موقعہ پر اعزہ و اقارب اور احمدی احباب نے میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر میری اور مرحوم کی والدہ کی دلجوئی کی۔ ہمارے غم میں شریک ہو کر باعث تسلی ہوئے۔ خطوط بھی کثرت سے آرہے ہیں میں اخبار کے ذریعہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کرم فرماؤں کو اپنے پاس سے احسن جزا دے۔ آمین۔

(فیض احمد احمدی موضع گھیوا چک ۱۴۶ ڈاکخانہ بالسنہ چک جمرہ ضلع فیصل آباد)

"الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں"

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بقیہ صفحہ اوّل

حق کو قبول کرنے کا شرف حاصل کر سکیں.

آج سے قریباً چوراسی سال قبل لاہور کے مقام پر بہت وسیع پیمانہ پر "جلسہ اعظم مذاہب" کا انعقاد ہوا۔ جس میں اسلام۔ مسیحیت۔ سناتن دھرم۔ آریہ سماج۔ برہمو سماج سکھ مذہب۔ تھیوسافیکل سوسائٹی کے نمائندگان نے شمولیت کی۔ اور اپنے اپنے مذہب کو برحق اور دوسرے مذاہب سے افضل ثابت کرنے کے لئے مقالہ جات پڑھے۔ اسلام کے جلیل القدر نمائندہ کا مضمون بھی پڑھا گیا۔ جس میں قرآن شریف کے کمالات اور معجزات" کو بڑے دلنشین پیرایہ میں بیان کیا گیا تھا۔ اس وقت کے مسلم اخبارات کی متفقہ رائے یہ تھی۔

"خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطری جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے"

(جنرل و گوہر آصفی کلکتہ ۲۴ ۱/۹۷)

یہ مضمون" اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے نہ صرف اردو میں بلکہ عربی۔ فارسی انگریزی۔ فرانسیسی۔ ہسپانوی۔ چینی۔ برمی۔ سنہالی اور گجراتی اور بعض اور زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ اور ہزاروں سعید روحیں اسے پڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو چکی ہیں۔

اب صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت اس کی لاکھوں کی تعداد میں اشاعت شروع ہو چکی ہے۔ اسی طرح انشاء اللہ انوار قرآنی کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچایا جائے گا۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ اس منصوبہ کے فنڈ کو مضبوط تر بنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ دو تین دنوں سے خاکسار کی کمر میں شدید قسم کا درد ہے۔ یہاں تک کہ آسانی سے چل پھر بھی نہیں سکتا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں خاکسار کی عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس درد سے نجات دلائے مشکور ہوں گا۔

خاکسار۔ عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ

۲۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور کرم سے خاکسار کی جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اپنی ذاتی محبت سے نوازے۔ اسلام قرآن عظیم اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد اکرم ظہور بوچھال کلاں۔

۳۔ خاکسار کا داماد عبدالوہاب جالکے چیمہ ضلع سیالکوٹ وائیں پنڈلی میں شدید درد کی وجہ سے ۲۳ ۸/۸ سے بیمار ہے۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ عزیز کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ ماسٹر غلام محمد نصیر دارالیمن غربی ربوہ

۴۔ ہمارے ایک مخلص بھائی مکرم محمد سعید صاحب (ریٹائرڈ لیفٹننٹ کرنل) حال مقیم ٹورنٹو (کینیڈا) سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے لواحقین (داماد۔ اہلیہ اور بچے) ایک کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے جانی نقصان سے محفوظ رکھا ہے۔ تاہم جملہ زخمی عزیز و اقارب کی مکمل صحت یابی کے لئے دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ محترم موصوف نے تعمیر مساجد کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ بھجواتے ہوئے قند مکرر الفضل سے دعاؤں کی پُرزور درخواست کی ہے۔ نیز محترم موصوف کا ایک صاحبزادہ زبیر احمد جن کا دایاں بازو کام نہیں کرتا۔ احباب اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اسکے مال میں کچھ کمی آجائیگی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور محبت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسے کے بھی برابر نہیں ہوگا۔"

(تبلیغ رسالت)

کیا آپ نے چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیا ہے؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

داخلہ بی ایڈ فیصل آباد

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد میں بی ایڈ میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ بی۔ اے اور بی ایس سی طلباء و طالبات داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

انٹرویو مندرجہ ذیل تاریخوں میں درخواستوں کی وصولی کے ساتھ ہوگا۔

طلباء ۔ ۷ ستمبر تا ۱۶ ستمبر

تحریری امتحان ۱۷ ستمبر صبح ۹ بجے

طالبات ۔ ۲۳ ستمبر تا ۲۸ ستمبر

تحریری امتحان ۲۹ ستمبر صبح ۹ بجے

داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات اس سلسلہ میں راہ نمائی کے لئے مندرجہ ذیل سے رابطہ قائم کریں۔

۱۔ محمد نصیب بشارت۔ جناح ہوسٹل کمرہ نمبر ۲

۲۔ امۃ المتین۔ فاطمہ گرلز ہوسٹل

پراسپکٹس بمعہ داخلہ فارم کالج پرنسپل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

حافظ محمد انور جاوید صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد

آل ربوہ بیڈمنٹن ٹیبل ٹینس۔ کیرم بورڈ ٹورنامنٹ

آل ربوہ بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس۔ کیرم بورڈ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۰ ستمبر تا ۱۵ ستمبر ایوان محمود ہال میں خدا کے فضل و کرم سے شروع ہو رہا ہے۔ خدام و اطفال بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس ٹورنامنٹ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

تفصیلات کے لئے صدر ٹورنامنٹ کمیٹی سیکرٹری ہال سے رابطہ فرمائیں۔

صدر ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴